روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 15 جنوری 2011ء 10 صفر 1432 ہجری 15 صلح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 13

حصول تقویٰ کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

اے میرے رب مجھے اپنا شکر گزار اپنا ذکر کرنے والا' اپنے سے ڈرنے والا اور اپنا کامل اطاعت گزار اور اپنے حضور عاجزی کرنے والا بنادے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی حدیث نمبر 3474)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نور کی پیدائش کے دن سے ایک زمینی شخص آسمانی ہوجاتا ہے۔ وہ جو ہر ایک وجود کا مالک ہے اس کے اندر بولتا ہے اور اپنی الوہیت کی چمکیں دکھلاتا ہے اور اس کے دل کو کہ جو پاک محبت سے بھرا ہوا ہے اپنا تخت گاہ بناتا ہے اور جب ہی سے کہ یہ شخص ایک نورانی تبدیلی پا کر ایک نیا آدمی ہوجاتا ہے۔ وہ اس کے لئے ایک نیا خدا ہوجاتا ہے اور نئی عادتیں اور سنتیں ظہور میں لاتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ نیا خدا ہے یا عادتیں نئی ہیں۔ مگر خدا کی عام عادتوں سے وہ الگ عادتیں ہوتی ہیں جو دنیا کا فلسفہ ان سے آشنا نہیں اور یہ شخص جیسا کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے۔

ومن الناس من یشری............

یعنی انسانوں میں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان ہیں جو خدا کی رضا میں کھوئے جاتے ہیں۔ وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت ہے ایسا ہی وہ شخص جو روحانی حالت کے مرتبہ تک پہنچ گیا ہے خدا کی راہ میں فدا ہوجاتا ہے۔

خداتعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ تمام دکھوں سے وہ شخص نجات پاتا ہے جو میری راہ میں اور میری رضا کی راہ میں جان کو بیچ دیتا ہے اور جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے اور اپنے تمام وجود کو ایک ایسی چیز سمجھتا ہے جو طاعت خالق اور خدمت مخلوق کے لئے بنائی گئی ہے اور پھر حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق ہیں۔ ایسے ذوق وشوق وحضور دل سے بجالاتا ہے کہ گویا وہ اپنی فرماں برداری کے آئینہ میں اپنے محبوب حقیقی کو دیکھ رہا ہے اور ارادہ اس کا خدائے تعالیٰ کے ارادہ سے ہمرنگ ہوجاتا ہے اور تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر جاتی ہے اور تمام اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احظاظ کی کشش سے ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ وہ نقد بہشت ہے جو روحانی انسان کو ملتا ہے۔ اور وہ بہشت جو آئندہ ملے گا۔ وہ درحقیقت اسی کے اظلال وآثار ہیں جس کو دوسرے عالم میں قدرت خداوندی جسمانی طور پر متمثل کر کے دکھلائے گی۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد10 ص 384)

ہفتہ حصول وعدہ جات
چندہ تحریک جدید

(مورخہ 28 جنوری تا 4 فروری 2011ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ مومن کی نیت پر بھی ثواب دیتا ہے لیکن اس نے ہمیں کہیں نہیں بتایا کہ انسان کی خالی خواہش پر ثواب ملتا ہے اور جہاں تک تحریک جدید کے وعدوں اور ان کی وصولی کا سوال ہے نیت اس وقت شروع ہوتی ہے جب کوئی شخص اپنا وعدہ لکھوا دیتا ہے اور پھر دل میں پختہ عہد کر لیتا ہے کہ وہ موعود رقم تحریک جدید میں دے گا لیکن جو دوست وعدہ لکھوانے میں پندرہ دن، ایک ماہ یا دو ماہ کی سستی سے کام لیتے ہیں وہ اس عرصہ میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل کے ایک حصہ سے محروم کر رہے ہوتے ہیں

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل 27 فروری 1966ء)

مورخہ 28 جنوری تا 4 فروری 2011ء ہفتہ حصول وعدہ جات چندہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں احباب کرام جلد از جلد اپنے وعدہ جات گزشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں اور عہدیداران جماعت وعدہ جات کی فہرستیں ٹارگٹ کے مطابق مکمل کر کے نیز ہفتہ بھر کی مساعی کی رپورٹ جلد از جلد دفتر وکالت مال اول تحریک جدید کو بھجوانے کا اہتمام فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مکرم مبارک احمد خان صاحب

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کا چوتھا سالانہ جلسہ پیشوایان مذاہب

ممبران پارلیمنٹ کے علاوہ حکومتی اداروں کے اعلیٰ افسران کی شمولیت

نیوزی لینڈ دنیا کے دیگر براعظموں سے ہٹ کر بحرِاوقیانوس میں دو جزائر پر مشتمل چھوٹا سا ملک ہے۔ یہ بہت خوبصورت، سرسبز و شاداب اور عالمی اندازہ کے مطابق دنیا کا سب سے زیادہ پرامن ملک ہے۔ قدیم مقامی لوگ ماؤری کہلاتے ہیں۔ یہاں کے عوام خوش مزاج اور ملنسار ہیں۔ مذہبی لحاظ سے بھی بہت ہم آہنگی ہے۔ اگرچہ یہ ملک سیکولر کہلاتا ہے لیکن عوام کا اکثر حصہ عیسائی ہے۔ تاہم ہندو، سکھ، زرتشت، بدھ، یہود اور مسلمانوں کی تعداد بھی نمایاں ہے۔

جماعت احمدیہ کا قیام اس ملک میں 1987ء میں ہوا۔ اس وقت بفضل خدا اس ملک میں احمدیوں کی تعداد تین سو سے تجاوز کر چکی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہماری مقامی جماعت پر بے شمار احسانات فرمائے ہیں۔ 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس ملک کا سب سے پہلا دورہ فرمایا اور پھر 2006ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ نے شفقت فرماتے ہوئے محترم مولانا شفیق الرحمٰن کا تقرر نیوزی لینڈ میں بطور مربی سلسلہ فرمایا جو نومبر 2008ء سے خدمات بجا لا رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ پچھلے تین سال سے یوم پیشوایان مذاہب منعقد کر رہی ہے، جس میں مذہبی حلقوں کی دلچسپی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ بہتر انتظام، باہمی محبت اور خوش اخلاقی کے باعث دوسرے مذاہب کے سکالرز بڑے شوق سے شرکت کیلئے تشریف لاتے ہیں اور اپنے اپنے مذہب کے پیروکاروں کو بھی ساتھ لاتے ہیں۔ ہماری یہ کانفرنس 13/نومبر 2010ء کو سہ پہر دو بجے سے شام سات بجے تک جاری رہی۔ اس میں ہندو، بدھ، سکھ، عیسائی اور یہودی علمائے دین کے علاوہ 60 کے قریب غیراز جماعت مہمان بھی شامل ہوئے جن میں 5 اراکین پارلیمنٹ اور 3 اعلیٰ حکومتی عہدیداران بھی شامل تھے۔ غیراز جماعت معزز مہمانوں کی تعداد اس سال گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تھی۔ کانفرنس کا موضوع ''مذہب کے ذریعہ امن کا قیام'' تھا۔ تقریباً دو بجے سہ پہر مہمان آنے شروع ہوئے اور جلد ہی ہال مہمانوں سے بھر گیا۔

جلسہ تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ اس کے بعد قرآنی آیات کا ماؤری اور انگلش زبانوں میں ترجمہ پیش کیا گیا جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے نیشنل صدر جناب محمد اقبال صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔

اس تعارفی خطاب کے بعد ہندو مقرر جناب آنند نائیڈو (Anand Naidu) نے اپنے مذہب کی تعلیم پیش کی اور پیار و محبت اور شانتی پر زور دیا۔

بدھ مذہب کے عالم جناب اجان چنداکو (Ajan Chandako) نے مذہب انسان کی سماجی ضرورت پر اظہار خیال کیا ہے۔

سکھ مذہب کی طرف سے جناب ویرپال سنگھ نے کہا کہ کوئی علم بھی برا نہیں ہے۔ اصل میں علم کا غلط استعمال اسے برا بنا دیتا ہے۔ اپنے عقائد دوسروں پر زبردستی تھوپنے کا اختیار کسی کو نہیں ہے۔

پارلیمنٹ ممبران کی نمائندگی کرتے ہوئے جناب اشرف چودھری نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا یہ سالانہ فنکشن جو مختلف مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرتا ہے نہایت قابل تعریف ہے۔ مجھے آج ایک بار پھر اس فنکشن میں شرکت کر کے بہت خوشی ہو رہی ہے۔ مجھے ذاتی علم ہے کہ جماعت احمدیہ امن کے میدان میں دنیا بھر میں کوشاں ہے۔

اس کے بعد یہودی مذہب کے عالم جناب تیپنی ڈینیلز (Tipene Daniels) نے کہا کہ امن اپنے گھر سے شروع ہوتا ہے۔ آپ کا کام ہے کہ اپنے بچوں کی پرورش امن کے ماحول میں کریں۔ اپنے شہر اور ملک میں امن کو قائم رکھنا ہم سب کا کام ہے۔

عیسائی مذہب کی طرف سے عیسائی پادری جورج آرمسٹرانگ (Rev. George Armstrong) اور انکی اہلیہ جوسیلین آرمسٹرانگ Mrs. Joycelyn (Armstrong) نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ انصاف ایک دوسرے کا عکس ہیں۔ سب انسانوں کو انصاف ملنا چاہئے۔ انصاف کو حاصل کرنے کے لئے تلوار کے استعمال کی اجازت نہیں ہونا چاہیے۔

احمدیت کی نمائندگی میں مکرم مولانا شفیق الرحمٰن صاحب مشنری انچارج نیوزی لینڈ نے قیام امن کے حوالہ سے قرآن کریم میں پیش کردہ لائحہ عمل کو حاضرین جلسہ کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے اس قرآنی اصول کو خاص طور پر اجاگر کرنے کی کوشش کی کہ کس طرح خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل ایمان ہر سطح پر امن کے قیام میں کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔

جلسہ کے اختتام سے قبل چند معزز مہمانوں کو اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ سب سے پہلے جناب جیف شین (Geoff Sheen) جو آکلینڈ سٹی کونسل میں کام کرتے ہیں نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پہلی بار دین کی تعلیم کا عملی رنگ دیکھا ہے۔ ہمارا استقبال بڑے معزز انداز میں ہوا، جلسہ کا انتظام اور احمدی مشنری کی تقریر سب ہی میری توقعات سے بالاتھیں اور میں ان سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کے بعد مان الحضر (Maan Alhazr) جو Working Together Group کے صدر ہیں، نے جلسہ میں نوجوانوں کے اعلیٰ کردار اور عملی کارکردگی کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ دیکھ کر حیران ہوں کہ کس طرح نوجوان خوشی کے ساتھ اور محبت بھرے انداز میں مل کر خدمت کر رہے ہیں۔ یہ یقیناً اعلیٰ تربیت کی وجہ سے ہے۔ میں اس کے لئے جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ ان کے بعد جناب واین تالیا آفوا (Wayne Taleafoa) جو نیوزی لینڈ بحری فوج میں پادری کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ میرا پہلا موقعہ ہے کہ میں ایسے کسی جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ اس کے لئے میں جماعت احمدیہ کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ عملی طور پر ایسے جلسوں کا انعقاد کر کے عوام الناس کی دین کے بارہ میں غلط فہمیوں کو دور کر رہی ہے۔ اس سے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقعہ ملتا ہے اور ملک میں امن کی فضا پیدا کرنے کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔ آخر میں نک فریٹر (Nick Frater) جو اینگلیکن پادری ہیں نے جلسہ کے موضوع، اس پر ہونے والی تقاریر اور حسن انتظام کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ انتظامیہ نے مجھے بولنے کا موقعہ دیا۔ اگر آپ اگلے سال یہ جلسہ کریں تو میں اس میں تقریر کرنا چاہوں گا۔

معزز مہمانوں کے اظہار خیال کے بعد مذہبی مقررین کی خدمت میں نیشنل صدر صاحب نیوزی لینڈ جماعت نے تحائف پیش کئے جنہیں مقررین نے بہت سراہا۔

آخر میں خاکسار نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا آج اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ تمام مذاہب آپس میں باہمی قدروں پر اتفاق کرتے ہوئے متحد ہو جائیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر اس مقصد کیلئے ایسے جلسوں کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ خاکسار نے مقررین کا شکریہ ادا کیا کہ وہ ایک نیک مقصد کی تکمیل کے لئے یہاں تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس نیک مقصد میں برکت ڈالے۔ تمام حاضرین نے تقاریر کو بڑے غور سے سنا ہے۔

جلسہ کے اختتام پر حاضرین کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔ آنے والے مہمان جماعت احمدیہ کے حسن انتظام اور مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوئے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے نیک مقصد میں برکت ڈالے اور امن سے محروم انسانیت کو صحیح دینی تعلیم سے روشناس کرانے کی مساعی کو کامیاب فرمائے اور بنی نوع انسان محبت اور امن سے بھری جنت نما دنیا میں رہنا شروع کر دے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 دسمبر 2010ء)

❁❁❁❁❁❁

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

کورین زبان میں ترجمہ قرآن کریم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایت کے مطابق جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والے قرآن مجید کے اس پہلے کورین ترجمہ کا کام تین کورین کے سپرد کیا گیا۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔

(1)Mr.AHN DONG HOON

(2)Mr.PARK BANG HEN

(3)Mr.SUNG HA CHANS

ایک مترجم نے کہا کہ قرآن مجید کے ترجمہ کے دوران مجھے پہلی دفعہ ہستی باری تعالیٰ کی عظمت کا ادراک ہوا۔

آیات کے ترجمہ کے ساتھ تفسیری نوٹس کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے اور ہر سورۃ کے شروع میں اس کا مختصر تعارف بھی دیا گیا ہے۔ اس کام کی نگرانی کے لئے حضور نے متعدد بار مکرم مغفور منیب صاحب کو جاپان سے کوریا بھجوایا اور اس کی رپورٹ منگواتے رہے۔ اس ترجمہ کی طباعت کے جملہ اخراجات جماعت احمدیہ سعودی عرب نے ادا کرنے کی توفیق پائی۔ یہ ترجمہ حضرت مولانا شیر علی صاحب کے انگریزی ترجمہ سے کیا گیا ہے۔

1296 صفحات پر مشتمل یہ کورین ترجمہ قرآن 1998ء میں PO CHIN CHAI PRINTING Co سیئول (SEOUL) کوریا سے طبع ہوا۔

❁❁❁❁❁❁

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت مسیح موعود کی انقلاب آفریں کتاب

اسلامی اصول کی فلاسفی ۔ حیرت انگیز اثرات

عبدالسمیع خان

(قسط دوم آخر)

پروفیسر مائیکل انتھونی ڈمٹ کا تبصرہ

مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب لکھتے ہیں:۔

مائیکل انتھونی ڈمٹ آکسفورڈ یونیورسٹی انگلستان کے مشہور استاد فلسفہ ہیں۔ ان کا فلسفہ سے تعلق منطق (Logic) سے ہے اور اس میں ہی وہ Mathematical Philosophy میں ایک خاص مقام کے حامل ہیں اور بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ The Penguin Dictionary of Philosophy میں صفحہ نمبر 153 پر ان کا تعارف درج ہے۔

انٹرنیشنل Who's Who اور برطانیہ کے قومی Who's Who کے مطابق وہ 1967ء میں برٹش اکیڈمی کے فیلو بنائے گئے اور 1995ء میں Rolf Shock انعام سے نوازا گیا۔ بیرونی ممالک اور خاص طور پر امریکہ میں بھی ان کی علمی فضیلت کا اعتراف کیا گیا جہاں راک فیلر یونیورسٹی نیویارک، ہارورڈ یونیورسٹی اور پرنسٹن یونیورسٹی میں عملی استفادہ کے لئے ان کو مدعو کیا جاتا رہا اور امریکہ کی اکیڈمی آف آرٹس اینڈ سائنس کا 1985ء سے اعزازی رکن بننے کا افتخار بھی حاصل ہے۔

ان سے 1967ء میں عاجز کی واقفیت ہوئی تھی جبکہ ہم دونوں کو گھانا سے لندن جاتے ہوئے ہوائی جہاز میں برابر کی نشستوں پر ہمسفری کا خوشگوار موقع میسر آیا۔ میں نے ان کو اس سفر میں نہایت خلیق، شریف النفس، ملنسار دانشور پایا اور ساتھ ہی رومن کیتھولکس عیسائی ہوتے ہوئے دوسرے مذاہب کے متعلق فراخ دل بھی۔ انہوں نے خاص طور سے بین المذاہب اور بین الاقوامی تعلقات کے بارہ میں دینی تعلیمات میں بہت دلچسپی کا اظہار فرمایا اور سیدنا حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے ان امور سے متعلق اسوہ حسنہ سے وہ بہت زیادہ متاثر ہوئے۔

1989ء میں میری درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے انہیں شرف ملاقات بخشا اور وہ حضور سے بہت متاثر ہوئے۔

جب میں 1997ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوا تو پھر پروفیسر ڈمٹ سے ملاقات کے لئے آکسفورڈ گیا اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ The Phillosophy of the Teachings of Islam ان کی خدمت میں پیش کیا۔ کتاب لے کر بہت خوشی کا اظہار کیا اور میری درخواست پر وعدہ کیا کہ اس پر اپنے تاثرات ضرور تحریر فرمائیں گے۔

چنانچہ جنوری تا اپریل 1998ء انہوں نے اپنے دو خطوط میں کتاب اور حضرت مسیح موعود کو بڑی تفصیل سے خراج تحسین پیش کیا۔ چنانچہ 9 جنوری 1998ء کے پہلے خط میں رقمطراز ہیں۔

(ترجمہ) میں کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کو پڑھ کر بے حد متاثر ہوا ہوں۔ یقیناً احمدیہ جماعت کے بانی ایک عظیم عالی دماغ اور بہت فصیح البیان شخصیت کے مالک تھے۔ کتاب میرے اس تاثر کو ثابت کرتی ہے کہ یہ جماعت جو آپ نے قائم فرمائی (دین) کے تمام فرقوں میں سب سے زیادہ معقولیت پسند اور گہری سوچ کی حامل ہے۔ میں کتاب میں بیان فرمودہ مضامین سے بہت متفق ہوں۔ کتاب کے شروع میں نفس امارہ نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ کی امتیازی تشریحات میرے لئے بہت دلکش تھیں۔ میرے خیال میں انسانی نفس کی اس تدریجی ترقی پر جو مضمون کتاب میں بیان ہوا وہ بالکل حقیقت پر مبنی ہے اور مجھے یہ بھی تسلیم ہے کہ ہمارے لئے انسانی جبلت کے طبعی میلانات سے اخلاقی اقدار کی طرح دکھائی دینے والے اظہار اور حالات کی مناسبت سے باشعور اخلاقی اظہار میں تمیز کرنا نہایت ضروری ہے۔

روح انسانی اور بعث بعد الموت پر جو مضمون اسلامی اصول کی فلاسفی میں حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے اس کی تائید میں پروفیسر ڈمٹ نے اپنے اسی خط میں تحریر فرمایا۔

میں اس بات سے کلی متفق ہوں کہ روح انسانی مخلوق ہے اور ماں کے رحم میں نطفہ کے قرار پا جانے کے ساتھ ہی وجود میں آجاتی ہے۔ میں کتاب کے صفحات 95 تا 97 کے مضمون سے بھی متاثر ہوا ہوں جس کے مطابق روح انسانی کے لئے بہرحال ایک جسم کا ہونا ناگزیر ہے۔ اس مضمون میں عیسائیت کی روایتی تعلیم میں ایک قباحت ہے کیونکہ روح کا بعث بعد الموت تک کے درمیانی عرصہ میں بغیر جسم کے رہنا ایک امر محال ہے۔ ایسے ہی جس طرح یہ مانا جائے کہ جسم کے مرنے کے ساتھ روح بھی اپنا وجود کھو بیٹھتی ہے۔ مزید برآں اس طرح یہ بات مشتبہ ہو جاتی ہے کہ آیا دوبارہ جی اٹھا ہوا شخص وہی فرد ہے جس کا جسم مرنے کے بعد گل سڑ گیا تھا۔

چونکہ پروفیسر ڈمٹ نے اپنے خط میں بعض استفسارات بھی کئے تھے اس لئے میں نے ان کے خط کے شکریہ میں جو خط لکھا اس میں قرآن مجید کی آیات کریمہ کی روشنی میں ان کے جوابات بھی عرض کر دیئے۔ اس پر انہوں نے 14/اپریل 1998ء کو جو خط لکھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود اور آپ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا ان پر کتنا اثر تھا کہ میرا خط جب پہنچا تو وہ اٹلی میں چار ہفتہ قیام کے لئے مع بیگم کے جا چکے تھے۔ واپسی پر جواب میں فرمایا:۔

یعنی میں اپنی اہلیہ کے ساتھ 8/اپریل کی شام کو اٹلی میں چار ہفتے گزار کر آکسفورڈ پہنچا تو بڑی مسرت کے ساتھ ان ڈھیر سارے خطوط میں جو میرے انتظار میں وہاں جمع ہو گئے تھے۔ آپ کا 30 مارچ کا تحریر کردہ خط پایا۔

آپ نے اپنے خط میں جو کچھ لکھا ہے میں اس سے بہت حد تک اتفاق کرتے ہوئے اس کو تسلیم کرتا ہوں۔ قرآن سے جو حوالے آپ نے تحریر کئے میرے نزدیک وہ سب صداقت پر مبنی ہیں اور باوجود اس بات کے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ میں مسلمان نہیں ہوں میں نے قرآن کے بیشتر حصے کو ایسا ہی پایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں میں یہ مزید اعتراف بھی کروں کہ تمام ...... فرقوں میں احمدیہ موومنٹ (سلسلہ احمدیہ) مجھ کو ہمیشہ سب سے زیادہ روشن خیال اور معقول نظر آئی۔ میری دانست میں ہمارے درمیان ان امور کے متعلق جن پر آپ نے اظہار کیا ہے اب کوئی خاص اختلاف کی گنجائش نہیں رہی۔ بہرحال میں امید کرتا ہوں کہ آپ مندرجہ بالا بیان کردہ وجہ تاخیر کی روشنی میں تفصیلی خط نہ لکھنے پر میری معذرت قبول کریں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 19/اکتوبر 2001ء)

سوئس لڑکی پر اثر

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب لکھتے ہیں:۔

ایک سوئس لڑکی جو دین کی تعلیم کا مطالعہ کر رہی ہے اسے یہ کتاب پڑھنے کے لئے دی گئی۔ وہ کتاب پڑھ کر مشن ہاؤس آئی تو کتاب سے اتنا متاثر تھی کہ بار بار کتاب چومتی تھی۔

(الفضل 15 مارچ 1983ء ص 8)

وزیر صحت نائیجیریا کا تبصرہ

جنوری 1962ء میں فیڈریشن آف نائیجیریا کی تمام حکومتوں کے وزرائے صحت اور بعض دیگر نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس دوران شمالی نائیجیریا کے وزیر صحت جناب الحاج امین گلیڈ یمان سے ملاقات اور گفتگو کا موقعہ ملا۔ چنانچہ انگریزی قرآن مجید، اسلامی اصول کی فلاسفی اور کچھ اور کتب انہیں بھجوائی گئیں۔ کتب ملنے پر آپ نے مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب کے نام ایک خط میں بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ آپ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا:۔

(دین) کی وہ جلیل القدر خدمات جو آپ لوگ نائیجیریا میں بجا لا رہے ہیں اس درجہ کامیاب ہیں کہ بے اختیار دل سے یہ دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو (دین) اور انسانیت کی خدمت کے اس اعلیٰ مقصد میں ہمیشہ ہمیش بے نظیر کامیابی عطا فرماتا رہے مجھے ہمیشہ قرآن مجید پڑھ کر مسرت حاصل ہوتی ہے اور اسلامی اصول کی فلاسفی تو ایک ایسی کتاب ہے جو نہ صرف ...... کے لئے بلکہ ہر اس ...... کے لئے بھی جو غور و فکر سے کام لے ایک بیش قیمت خزانہ ثابت ہو چکی ہے۔

(الفضل 17 جون 1962ء)

سروجنی نائیڈو

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دلی میں مسز سروجنی نائیڈو سے ملنے گیا۔ موصوفہ سے میں نے کہا کہ آپ کرشن اول کو تو مانتی ہیں۔ کرشن ثانی کو کیوں نہیں مانتی؟ مسز نائیڈو نے اپنے نوکر کو آواز دے کر کہا میرے سرہانہ کے نیچے جو کتاب ہے وہ اٹھا لاؤ۔ نوکر کتاب لے آیا اور مسز نائیڈو کی طرف کتاب بڑھائی۔ اس نے کہا یہ کتاب مجھے نہ دو۔ چوہدری صاحب کو دو۔ چوہدری صاحب نے کہا میں نے وہ کتاب لے لی اور اسے کھولا تو معلوم ہوا کہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ ہے۔ میرے چہرے پر حیرت اور خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ جسے دیکھ کر مسز نائیڈو نے کہا کیا آپ اب بھی کہتے ہیں میں کرشن ثانی کو نہیں مانتی؟

(الفضل 15 جنوری 1997ء ص 5)

رائل اکیڈمی سپین کے صدر کا تبصرہ

رائل اکیڈمی آف قرطبہ کے پریذیڈنٹ نے احمدی مربی کی طرف سے کتاب کا تحفہ ملنے پر لکھا:

اسلامی اصول کی فلاسفی مؤلفہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی ایک کاپی ملی۔ میں نے کتاب بڑے گہرے شوق سے پڑھی۔ اس کتاب کی پُر معارف تعلیم سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں۔ یہ حقیقی طور پر روحانی علم و عرفان کا خزانہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے دل و دماغ واقعی معطر ہو گیا۔

(الفضل 23 جنوری 1961ء)

فیصلہ بدل لیا

سیرالیون کے شہر Port Loko میں ٹیچرز کالج کے ایک احمدی استاد مسٹر عبدل کروما بیان

کرتے ہیں کہ کالج کی پرنسپل سیرالیون کے نائب صدر مسٹر ایس آئی کروما کی اہلیہ پر عیسائی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے سبب عیسائیت کے گہرے نقوش تھے اپنے خاوند کی خواہش پر وہ مسلمان کہلانے لگ گئیں۔ لیکن دین میں انہیں کوئی جاذبیت نظر نہیں آئی اور انہوں نے عیسائی ہونے کا فیصلہ کرلیا۔

اس کشمکش میں انہوں نے اپنے حلقہ کے پادری اور ہمارے احمدی دوست عبدل کروما کو بلا کر دین اور عیسائیت کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ دونوں نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کی نمائندگی کی لیکن وہ کوئی فیصلہ نہ کر پائیں۔

اگلے روز مسٹر کروما نے اس معزز خاتون کو حضرت مسیح موعود کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ دیا اور اس کے مطالعہ کرنے کے لئے کہا۔ اگلے روز وہ پرنسپل صاحبہ کو ملنے گئے تو اس نے انہیں دیکھتے ہی کہا کہ میں رات دیر تک یہ کتاب پڑھتی رہی ہوں اور آخرکار میں نے مسلمان رہنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

(الفضل 18 مئی 1983ء)

سنہالی ترجمہ

حضرت مصلح موعود کو 1952ء میں بذریعہ خواب بتایا گیا کہ ہمارے سلسلہ کا لٹریچر سنہالی زبان میں بھی شائع ہونا شروع ہوگیا ہے اور اس کے نتائج اچھے نکلیں گے۔

اس رویا کا پہلا شاندار ظہور اس سال 3/اکتوبر 1956ء کو ہوا جبکہ جماعت احمدیہ سیلون کی طرف سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا سنہالی ترجمہ پانچ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ سیلون نے ایک خصوصی تقریب منعقد کی۔

اگرچہ سیلون ریڈیو نے چند ماہ پہلے جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت کی تھی مگر اس تقریب سے چار دن قبل اس نے متواتر اپنی خبروں میں اس کے انعقاد کا اعلان کیا اور کتاب کی اہمیت بیان کی اور جماعت احمدیہ کی دینی خدمت کی تعریف کی یہی نہیں تقریب کے ختم ہونے کے بعد رات نو بجے کی خبروں میں انگریزی، تامل، سنہالی سب زبانوں میں اس واقعہ کا نمایاں خبر تھی۔ ریڈیو کے علاوہ سیلون پریس نے بھی اس تقریب کی غیر معمولی اشاعت کی۔

سیلون کے بدھسٹ وزیراعظم نے اس کتاب کے بارہ میں پیغام دیا کہ:

بدھسٹ اور سنہلی ہونے کے لحاظ سے میں اس کتاب Islam Dharma کے لئے مختصر سا پیغام بھیجنے میں فخر محسوس کرتا ہوں۔ اس ملک کی تاریخ کے اس اہم دور میں سنہلی زبان میں اسلامی کتاب کا شائع ہونا باعث اطمینان ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے ایک دوسرے سے تعلقات بڑھیں گے یہ کتاب جو عام فہم زبان میں تیار کی گئی ہے۔ یقیناً سنہالی زبان میں دینی لٹریچر کی ضرورت کو پورا کرنے والی ہوگی اور مجھے امید ہے کہ یہ بہت سے لوگوں تک پہنچے گی۔

(تاریخ احمدیت جلد 19 ص 407)

سپینش ترجمہ

سپین میں حضرت مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر نے حضرت مصلح موعود کی کتاب اسلام کا اقتصادی نظام شائع کی۔ یہ سپینش میں پہلی احمدی کتاب تھی اور اس کے بعد انہوں نے اسلامی اصول کی فلاسفی شائع کرنے کا پروگرام بنایا۔ یہ ایک نہایت ایمان افروز داستان ہے۔

اس کتاب کی اشاعت ایک زبردست معرکہ تھا۔ سب سے دشوار اور حل طلب مسئلہ اجازت کا تھا۔ محکمہ سنسرشپ کے انچارج پروفیسر Deneyto نے جو اسلام کا اقتصادی نظام کی اجازت میں ممدو معاون تھے اپنی ذاتی ذمہ داری پر اس کتاب کی بھی اجازت دے دی اور ساتھ ہی تاکید کردی کہ جلد طبع کرکے شائع کردو تاکہ روک نہ پڑ جائے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے 1950ء میں یہ کتاب بھی اسی مطبع (Afro Dicio Aguado) کو دے دی جہاں پہلی کتاب طبع ہوئی تھی۔ کتاب پانچ ہزار کی تعداد میں چھپ کر تیار ہوچکی تھی اور سرورق لگ رہا تھا کہ سپین حکومت کے وزیر تعلیم نے ایک خاص آرڈر کے ذریعہ مطبع والوں کو حکم جاری کردیا کہ کتاب کی اشاعت روک دی جائے اور اس کی تقسیم شدہ کاپیاں ضبط کرلی جائیں۔ اس پر مولوی صاحب نے وزیر تعلیم سے ملنے کی کوشش کی، خطوط پر خطوط لکھے، تار دیئے، مختلف شخصیتوں سے بار بار ملاقاتیں کیں۔ چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب نے بھی (جو ان دنوں حکومت پاکستان کے وزیرخارجہ تھے) ہسپانوی سفراء پر کتاب پر سے پابندی اٹھالینے کے لئے زور دیا لیکن وزارت تعلیم نے جواب تک دینا گوارا نہ کیا۔

آخر سپین کی وزارت خارجہ نے ایک روز مولوی صاحب موصوف کو بلا کر کہا کہ اگر آپ اس کتاب میں سے بعض عبارتیں حذف کرنے کو تیار ہوں تو ہم اسے شائع کرنے کی اجازت دے دیں گے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ آپ ایک ایسی بات کا مطالبہ کررہے ہیں جسے دنیا کا کوئی بھی انصاف پسند اور عقلمند انسان تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہوسکتا۔ یہ خالص ایک مذہبی کتاب ہے اور اس کے مصنف ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ کے فرستادہ تھے۔ ان کی کتاب میں تبدیلی کا کسی کو حق نہیں پہنچتا۔

علاوہ ازیں ستمبر 1951ء میں لندن کے پاکستان آفس نے بھی بذریعہ چٹھی اطلاع دی کہ اگر کتاب میں ہسپانوی حکومت کی رائے کے مطابق ترمیم و تصحیح کردی جائے تو یہ پابندی اٹھالی جائے گی مگر مربی سلسلہ نے اسے بھی اپنے تار اور مفصل مکتوب میں یہی جواب دیا کہ تبدیلی ناممکن ہے۔

یہ سلسلہ مراسلت ابھی جاری تھا کہ اس اثناء میں سنسرشپ کا محکمہ وزارت تعلیم کی بجائے وزارت اطلاعات کے ساتھ وابستہ کردیا گیا۔ اس تبدیلی سے کتاب کا معاملہ ازسرنو اٹھانا پڑا۔ جناب ظفر صاحب نے ایک مفصل خط ڈائریکٹر آف پراپیگنڈہ کو لکھا اور ملاقات بھی کی مگر انہوں نے چند دنوں کے بعد جواب بھجوایا کہ وہ سابق وزیر تعلیم کا فیصلہ منسوخ نہیں کرسکتے جبکہ دوسرے مذاہب کے بارے میں حکومت کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ قبل ازیں پریس کے مالک نے وعدہ کر رکھا تھا کہ اگر کتاب کی تمام قیمت ادا کردی جائے تو وہ کتاب مشن میں لے جانے کی اجازت دے دے گا مگر اس نے بھی معذرت کردی اور بتایا کہ ڈائریکٹر جنرل نے کہا ہے کہ جب تک کتاب پر سے پابندی نہیں اٹھائی جاتی ساری ذمہ داری مطبع والوں پر ہوگی۔ اس پر مربی سلسلہ نے ڈائریکٹر جنرل آف پراپیگنڈا کو پے درپے خطوط لکھے۔ ایک زوردار خط کے ذریعہ ان کو قائل کرنے کی بہت کوشش کی کہ سچے مذہب کی نشانی یہ ہے کہ غیر مذاہب کو کھلی تبلیغ و اشاعت کی اجازت دیتا ہے۔

ڈائریکٹر جنرل صاحب نے بظاہر بڑی ہمدردی کا خط لکھا کہ آپ کی کوششوں کا معترف ہوں مگر ساتھ ہی یہ دوٹوک جواب دیا کہ سپین میں کیتھولک کے سوا کسی مذہب کو تبلیغ کی قانوناً اجازت نہیں ہے مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر نے مختلف شخصیتوں کے ذریعہ سے بھی اس پابندی کے اٹھائے جانے کی بہت کوششیں کیں مگر کوئی کامیابی نہ ہوئی۔

خدا کی قدرت! ان ایام میں جبکہ سپین گورنمنٹ کی طرف سے کتاب پر نہایت سختی سے پابندی عائد تھی خدائے قادر و توانا نے اہم، ہسپانوی شخصیتوں تک کتاب پہنچانے کا یہ سامان پیدا کردیا کہ لندن کے ایک نئے احمدی دوست محمد یٰسین صاحب نے مولوی صاحب موصوف سے وعدہ کیا کہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا ہسپانوی ترجمہ اور ہسپانیہ کے چوٹی کے معزز اشخاص کے پتے ہمیں بھجوادیں ہم لندن سے یہ کتاب ان کو بھجوا دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے کتاب پہنچنے پر لندن ہی سے بذریعہ ڈاک ہسپانوی معززین کو پہنچانا شروع کردی۔ اسی دوران میں مولوی صاحب نے اسلامی اصول کی فلاسفی کا ایک نسخہ سپین کے صدر جنرل فرانکو کی خدمت میں بھی بھجوا دیا جنرل موصوف نے ایک خط کے ذریعہ کتاب کا دلی شکریہ ادا کیا اور لکھا کہ کتاب انہیں بے حد پسند آئی۔ اس خط کے بعد مولوی صاحب نے کتاب کی محدود رنگ میں تقسیم شروع کردی۔ پولیس والے اکثر جواب طلبی کے لئے آتے تھے لیکن جب آپ ان کو جنرل فرانکو کا خط دکھاتے تو وہ خط کی نقل لے کر چل دیتے تھے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اہم لوگوں نے کتاب سے متعلق اپنے اعلیٰ تاثرات کا اظہار کیا۔

کارڈینل آرچ بشپ اشبیلیہ

چنانچہ 1964ء میں کارڈینل آرچ بشپ اشبیلیہ نے کتاب ملنے پر حسب ذیل مکتوب لکھا۔

اشبیلیہ کا آرچ بشپ کارڈینل کرم الٰہی ظفر امیر مشن احمدیہ سپین کو سلام کرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے سلامتی طلب کرتا ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی کے بھجوانے پر دلی ممنون ہوں اور خوشی کا اظہار کرتا ہوں۔ کتاب میں نے انتہائی دلچسپی سے پڑھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل آپ پر ہو اور باقی سب پر بھی۔

میں اس حقیقت کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مجھے ہر وہ تحریک بہت پسند ہے جو انسان کو مادی زندگی سے نکال کر روحانیت کی رفعتوں پر لے جائے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں مد ہو۔ صرف اللہ تعالیٰ کے تعلق سے ہی امن و سلامتی و باہمی اخوت، نیکی اور خوشی حاصل ہوسکتی ہے۔ ہم جس دور میں سے گزر رہے ہیں وہ بے لگام مادہ پرستی کا دور ہے جس میں بیشمار لوگ خطرناک طور پر ملوث ہوچکے ہیں اور وہ اس امر کو بھول چکے ہیں کہ اس دنیا کی زندگی حقیقی اور ابدی زندگی نہیں بلکہ دائمی اور روحانی زندگی اللہ تعالیٰ کے سچے تعلق سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

آپ کی کتاب میں بیشمار ایسی عبارتیں موجود ہیں جو ہمیں نیکی کی طرف لے جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نام پر ہمارے درمیان اتحاد، اتفاق اور اخوت پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ ان عبارتوں کی وجہ سے ہمارے پختہ عقیدہ پر کہ مسیح خدا کے بیٹے اور تمام دنیا کے نجات دہندہ تھے کوئی اثر یا فرق نہیں پڑتا۔

خدا تعالیٰ سے تمام اسلامی دنیا کی خوشحالی طلب کرتا ہوں۔ اس کی رحمت آپ پر ہو۔

اس خط کا بھی بہت فائدہ ہوا۔ عوام اور پولیس میں سے جو لوگ مولوی صاحب موصوف کے پاس آتے تو آپ انہیں اس کی فوٹو کاپی دکھا دیتے جس سے ان پر یہ گہرا اثر پڑتا کہ جب ان کے ایک مذہبی راہنما کو کتاب بہت پسند آئی ہے تو کتاب مفید ہی ہوگی۔

بالآخر چودہ برسوں کے بعد انفارمیشن منسٹر D. Manuelfraga نے نہ صرف اسی کتاب کے شائع کرنے کی بلکہ ایک ٹریکٹ میں (دین حق) کو

کیوں مانتا ہوں۔ کے چھپوانے کی بھی باقاعدہ سرکاری اجازت دے دی۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن پانچ ہزار کی تعداد میں اور دوسرا ایڈیشن چھ ہزار کی تعداد میں چھپ کر سپین کے سرکردہ علمی، سیاسی اور مذہبی طبقوں کے اکثر معزز اشخاص تک پہنچ چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عام طور پر اس کی نسبت بہترین خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔

ذیل میں بطور نمونہ بعض ہسپانوی مقتدر شخصیتوں کے تاثرات درج کئے جاتے ہیں جن سے اس شاندار کتاب کے وسیع اثرات کا پتہ چلتا ہے۔

صدر رائل اکیڈمی قرطبہ

(1) پریذیڈنٹ رائل اکیڈمی آف قرطبہ D. Rafael Castejon Y Mortioz De Arizala نے درج ذیل مکتوب کی صورت میں خراج تحسین ادا کیا۔

آپ کا نوازش نامہ اور کتاب مصنفہ (حضرت) احمد (مسیح موعود) ملی۔ میں اس تحفہ کے بھجوانے پر دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے اس کتاب کو انتہائی دلچسپی اور توجہ سے پڑھا ہے اس میں بیان کردہ تعلیم حقائق و معارف اور علم و عرفان سے پُر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام کی گئی ہے جس کے مطالعہ سے میرا دل و دماغ معطر ہو گیا۔

میں نے ڈائریکٹر آف انسٹیٹیوٹ (Estudios Califales) جن کا نام D. Vicente Garica Figuera ہے اور جو چیف آف سٹیٹ کے کرنل بھی ہیں کو یہ کتاب پڑھنے کے لئے دی۔ ان کو یہ کتاب اس قدر دلچسپ معلوم ہوئی کہ آپ نے اس ماہ کی 20 تاریخ کو رائل اکیڈمی میں اس کے متعلق ایک لیکچر دیا۔

ہم ایک رسالہ الملک شائع کرتے ہیں جس میں عموماً خلفاء بنو امیہ آف قرطبہ تاریخی اور آثار قدیمہ سے معلق مضامین شائع کرتے ہیں۔ اگر آپ ہمیں رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھجوا دیا کریں تو یہ رسالہ ہم آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔

آخر میں پھر دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دستخط

(ترجمہ)

کلچر ہسپانی کے ڈائریکٹر

(2) کلچر ہسپانی (Culture Hispani) کے ڈائریکٹر صاحب نے لکھا:۔

’’روحانی علم و عرفان سے پُر کتاب پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔

ممبر رائل اکیڈمی آف میڈیسن

(3) میڈیکل پروفیسر و ممبر رائل اکیڈمی آف میڈیسن (D. Alfonso Delafuente) نے مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کے نام لکھا کہ:۔

جناب من میں آپ کا اسلامی اصول کی فلاسفی کے بھجوانے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کتاب انسان کی روحانی ترقی کے لئے علم و عرفان اور وعظ و نصیحت سے پُر ہے جس کی آجکل شدید ضرورت ہے جبکہ دنیا ضلالت و گمراہی میں مبتلا ہے اور لوگوں کا اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین نہیں رہا۔ میں خلوص دل سے آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آخر میں دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کا مطالعہ میرے لئے بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔ (ترجمہ)

ایک میڈیکل سکول کے پرنسپل

(4) ایک میڈیکل سکول کے پرنسپل اور رائل اکیڈمی کے ممبر سر ولا نووا Sr Villa Nova نے 5 مئی 1969ء کو لکھا۔

میں نے بڑی خوشی سے اس کا مطالعہ کیا اور اسے بے حد مفید پایا۔ میں اس کتاب کے مطالعہ سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ نہایت اعلیٰ اخلاقی تعلیم احسن رنگ میں بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب عالمگیر خوبیوں کی حامل ہے جس میں دینی تعلیم کا گہرا فلسفہ بیان کیا گیا ہے ہم سب کو اس سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ میں دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور خلوص دل سے اپنی دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہوں۔

(تاریخ احمدیت جلد 12 ص 37 تا 42)

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

مکرم عبدالمنان صاحب کا ذکر خیر

مکرم عبدالمنان صاحب سول انجینئر مورخہ 2 جون 2010ء کو طویل بیماری کے بعد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آپ مکرم ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کے بیٹے تھے آپ 1952ء میں سیالکوٹ کے ایک مخلص خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا جان کا نام میراں بخش صاحب تھا اور ان کے پڑدادا حضرت میاں نظام دین صاحب جو کہ رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ شروع سے ہی نہایت خاموش طبع واقع ہوئے تھے۔ تعلیمی لحاظ سے نہایت ہی قابل اور خاص کر حساب کے ماسٹر سمجھے جاتے تھے۔ مرے کالج سیالکوٹ سے ایف ایس سی کرنے کے بعد لاہور میں یو ای ٹی سے انجینئرنگ میں ڈگری نمایاں نمبروں سے حاصل کی۔ کچھ عرصہ ایک کمپنی میں پرائیویٹ سروس کرتے رہے۔ واپڈا میں بطور اسسٹنٹ انجینئر آغاز کیا ترقی کرتے کرتے وفات کے وقت تک ڈائریکٹر کے عہدہ پر کام کر رہے تھے۔ اپنے کام کے ساتھ نہایت مخلص تھے۔ ساری عمر یعنی سروس میں بالکل صاف دامن رہے۔ طبیعت اتنی سادہ کوئی کہہ نہیں سکتا تھا کہ وہ اتنے بڑے عہدے پر کام کرتے ہیں۔ بیماری کی حالت میں جبکہ ڈاکٹرز چھٹی کے لئے کہتے تھے۔ آخر تک دفتر جاتے رہے آخری دفعہ ایک دفتر سے دوسرے دفتر میں ٹرانسفر ہونے پر چارج دینے اور چارج لینے کے لئے دو دن شدید گرمی میں دفتر جاتے رہے جبکہ انہیں بخار 105^{o} تک تھا اور اس حال میں آکسیجن Oxygen کا چھوٹا سلنڈر لگا کر پاکستان کی خدمت انجام دیتے رہے ان کو پھیپھڑوں اور سانس کی تکلیف تھی۔ آخری وقت تک وہ کہتے تھے دفتر میں ضروری کام ہے اور اپنی جان کی پرواہ نہ کی اور کام کرتے رہے اور خدمت سرانجام دیتے رہے۔ جس طرح ہر احمدی کا یہی شیوہ ہے کہ وہ وطن عزیز کی دل و جان اور ایمانداری سے خدمت سرانجام دیتا ہے۔

آپ اپنے دفتری ماحول میں احمدیت کا ایک نمونہ تھے۔ چند اور احمدی ملازموں کو ساتھ لے کر دفتر میں ہی نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کرتے رہے اور دفتری ڈیوٹی انجام دیتے ہوئے بخار کی شدید بیماری کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے اور مولا حقیقی سے جا ملے۔

محترم عبدالمنان صاحب بہت سی خوبیوں کے حامل تھے آپ نہایت زیرک، معاملہ فہم، صاف گو، انتہائی محنتی، سلسلہ احمدیہ کے ساتھ بے حد مخلص اور محبت کرنے والے تھے۔ کبھی بیماری کے دوران کسی سے شکوہ نہیں کیا۔ ہمیشہ مسکرا کر ملتے اور کبھی بھی اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کیا۔ بچپن سے ہی جماعتی خدمات کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سعادت اور انعام سمجھتے۔ جب سے لاہور آئے وہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے حلقہ میں شعبہ مال کی خدمت سرانجام دیتے رہے اور کافی عرصہ بطور سیکرٹری مال کے عہدے پر فائز رہے اور پوری ذمہ واری سے خدمت کرتے۔ اس کے علاوہ اسی حلقہ میں سیکرٹری وقف نو بھی رہے بچوں کی تربیت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ نیز اس کے علاوہ صدر حلقہ یا کسی دوسرے عہدیدار کی طرف سے کوئی کام سونپا گیا تو اسے اپنی ذمہ واری سمجھ کر نبھایا۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے اس بات کا کئی دفعہ اظہار کر چکے کہ اب تندرست ہو کر صرف اور صرف جماعت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دوں گا۔ ایک دفعہ خاکسار سے کہنے لگے۔ اب تین سال کے بعد کیا کروں گا۔ جب میری ٹرانسفر دوسرے شہر میں ہو جائے گی۔ میں یہی کہتا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی رہیں گے۔ بشرطیکہ آپ سلسلہ کی خدمات کرتے رہیں۔ اس طرح انہوں نے 13 سال حلقہ میں خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ جب کسی دوسری جگہ دوسرے شہر ٹرانسفر ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے لاہور میں ہی دوسرا دفتر کھول دیتا اور وہ لاہور میں اسی دفتر میں ٹرانسفر ہو جاتے۔

ایک عرصہ تک آپ نائب صدر انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکس اینڈ انجینئر (IAAAE) لاہور چیپٹر حلقہ رہے۔ ربوہ میں کئی ایک عمارتوں کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اپنی اولاد کو بھی جماعت کا وفادار بننے کی تلقین کرتے رہے اور ہمیشہ کہا کرتے تھے۔ یہ ضروری امر ہے کہ خود بھی دعائیں کریں، نمازیں باجماعت پڑھیں، قرآن کریم پڑھیں، درود شریف پڑھیں اور حضور انور کی خدمت میں مستقل دعا کے لئے خطوط لکھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازتا رہے گا۔ اس طرح آپ اپنے خاندان اپنی جماعت اپنے عزیز و اقارب کے لئے مفید وجود بن جائیں گے۔ دو بیٹے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں جن میں ایک بیٹا عزیزم روحان احمد جامعہ احمدیہ میں ہے بڑا بیٹا صفوان احمد صاحب بھی جماعتی خدمت انجام دیتا رہتا ہے۔ ان کی اہلیہ محترمہ رضوانہ منان صاحبہ بھی حلقہ لجنہ میں نمایاں خدمات سرانجام دیتی رہتی ہیں۔ ان کی بیٹی کاشفہ منان صاحبہ بھی لجنہ میں مختلف عہدوں پر فائز ہے اور خدمت سرانجام دیتی ہیں اپنے بچوں کو اور جماعت کے دوستوں کو کہا کرتے تھے کہ جماعت کی خدمت کرو۔ تو آپ کی تمام ضرورتیں خدا تعالیٰ اپنے فضل سے پوری کر دیتا ہے مالی لحاظ سے مضبوط نہ ہونے کے باوجود ہمیشہ توکل پر قائم رہتے اور کبھی پریشان نہ ہوئے۔ پوری فیملی اللہ کے فضل سے بابرکت نظام وصیت میں شامل ہے چندوں اور حضور کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ مہمان نواز تھے اور خلافت سے خاص لگاؤ تھا۔ ہمیشہ دعا کے لئے حضور انور کی خدمت میں خط لکھتے۔ اپنی کوئی بھی پریشانی ہو تو ضرور حضور انور کی خدمت میں عرض کرتے اس طرح وہ حضور کا قرب بھی حاصل کر لیتے۔

مقامی طور پر ان کی نماز جنازہ ان کے بڑے بھائی مکرم عبدالستار صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر نے حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں پڑھائی۔ ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ نے کروائی۔ اپنی زندگی میں ہی اپنا حصہ جائیداد ادا کر دیا تھا۔ مورخہ 28 مئی 2010ء ماڈل ٹاؤن اور دارالذکر میں جو دہشت گردی ہوئی ان کے بھائی مکرم عبدالقدوس صاحب کا نوجوان قابل بیٹا عزیزم وسیم احمد صاحب دارالذکر میں نماز جمعہ کے دوران راہ مولیٰ میں قربان ہو گیا۔ اس سے بہت پیار کرتے تھے وہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں ناظم اطفال الاحمدیہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو قبول کرے اور محترم عبدالمنان صاحب کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند مقام عطا کرے اور بیوی اور بچوں کا خود کفیل بن جائے۔ آمین

پانی سے متعلق بعض حقائق اور معلومات

☆ کرۂ ارض پر مجموعی پانی کا تخمینہ 326 ملین ٹریلین گیلن لگایا گیا ہے۔ اس تخمینے کو اعداد میں اس طرح 326,000,000,000,000,000,000 گیلن لکھا جائے گا۔

☆ کرۂ ارض کے مجموعی پانی کا 96.5 فیصد نمکین سمندری پانی پر مشتمل ہے جبکہ ایک فیصد کے لگ بھگ زیرزمین موجود کھارا پانی ہے۔

☆ دنیا کی سب سے بڑی آبپاشی کی نہر All-American Canal ہے جو 82 میل طویل ہے۔

☆ امریکہ میں تیراکی کے تالابوں میں جمع شدہ پانی میں سے 150 بلین گیلن ہر سال بخارات کی شکل میں ہوا میں تحلیل ہوجاتا ہے۔

☆ امریکی شہری اوسطاً یومیہ 100 گیلن پانی استعمال کرتے ہیں جبکہ Konso جیسے افریقی علاقوں میں یہ شرح دو سے ڈھائی گیلن یومیہ ہے۔

☆ دنیا کے ہر آٹھ میں سے ایک فرد کو صاف پانی میسر نہیں ہے۔

☆ صابن سے ہاتھ دھونے کی عادت کے باعث عالمی سطح پر ہیضے کی بیماری میں 45 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

☆ 1986ء سے جاری پانی صاف کرنے کی عالمی مہم کے باعث دنیا بھر میں Guinea جراثیم سے پیدا ہونے والی بیماری میں 99.9 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

☆ دنیا بھر میں دستیاب تازہ پانی کا دوتہائی حصہ کاشتکاری میں استعمال ہوجاتا ہے۔

☆ کرۂ ارض کا 70 فیصد حصہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے جس میں چھ فیصد یعنی 86 کروڑ مربع کلومیٹر رقبے پر، آب گاہیں (Wet Land) یا دلدلی زمین ہے۔

☆ پانی کی قلت کی چار بڑی وجوہات ہیں جن میں خشک موسم، بارش کا کم ہونا، زمین کا خشک ہونا اور آبادی میں اضافہ شامل ہیں۔

☆ ابتدا میں بنائے گئے بوئنگ 707 طیاروں کی کارکردگی میں بہتری لانے کے لئے انجن میں میتھنول ملا پانی بھی شامل کیا جاتا تھا۔

☆ خلائی جہاز کی زمین پر واپسی کے بعد جہازوں کی بیرونی سطح کو غیرمعدنی (Deionized) پانی سے دھویا جاتا ہے۔

☆ 30 سے 60 فٹ گہرے کنوئیں کے پانی کا درجہ حرارت علاقے کے سالانہ اوسط درجہ حرارت سے ہمیشہ دو سے تین فارن ہائٹ زیادہ ہوتا ہے، جبکہ 64 فٹ گہرائی کے بعد پانی کا درجہ حرارت ایک ڈگری فارن ہائٹ کم ہوجاتا ہے۔ یہ عمل ہر 64 فٹ گہرائی کے بعد عمل پذیر ہوتا ہے۔

☆ تکنیکی لحاظ سے نرم پانی (SoftWater) وہ ہے جس میں کیلشیم اور میگنیشیم جیسی معدنیات نہیں پائی جاتیں جبکہ سخت پانی Hard Water میں ان دونوں کے ساتھ دیگر معدنیات کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

☆ صحت مند انسانی جسم کے وزن کا 65 فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہوتا ہے۔

☆ پیدائش کے وقت بچے کے وزن کا 80 فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہوتا ہے۔

☆ ایک صحت مند انسان دن میں 3 گیلن پانی پی سکتا ہے۔

☆ دہلی شہر میں 40 فیصد پانی لائنوں میں رساؤ کے باعث ضائع ہوجاتا ہے۔

☆ کم پانی پینے سے آنکھوں کی بیماری Trachoma ہوجاتی ہے جس سے متاثرہ شخص نابینا بھی ہوسکتا ہے۔

☆ آنسو اور سمندری پانی کی کیمیائی ساخت یکساں ہوتی ہے۔

تازہ یا میٹھا پانی

ماہرین نے دنیا میں موجود تازہ یا میٹھے پانی کا تخمینہ ''9.25 ملین ٹریلین گیلن'' لگایا ہے۔ یہ تازہ یا میٹھا پانی تین شکلوں میں پایا جاتا ہے۔ 69.6 فیصد کے تناسب سے 6.44 ملین ٹریلین گیلن تازہ یا میٹھا پانی برفانی تودوں، برفیلے پہاڑوں اور برفانی علاقوں میں منجمد حالت میں موجود ہے۔ میٹھے پانی کا دوسرا منبع زیرزمین ہے، جو جھرنوں، آبشاروں، چشموں اور کاریزوں کی شکل میں قدرت نے انسانوں کو مہیا کیا ہے یہ پانی مجموعی میٹھے یا تازہ پانی کا 30.1 فیصد ہے، جس کا تخمینہ 2.78 ملین ٹریلین گیلن لگایا گیا ہے۔ میٹھے پانی کا تیسرا منبع 0.3 فیصد کے تناسب سے دریاؤں، جھیلوں، ندی نالوں اور دلدلی زمینوں میں رواں دواں ہے۔ اس پانی کی مقدار 31,341 ٹریلین گیلن ہے۔ واضح رہے کہ مجموعی میٹھا یا تازہ پانی (9.25 ملین ٹریلین گیلن) دنیا میں موجود تمام پانی کا صرف 2.5 فیصد بنتا ہے جس میں سے بھی دو تہائی منجمد حالت میں ہے۔

پانی کی جنگ

انگریزی میں حریف کے لئے لفظ Rival استعمال کیا جاتا ہے، جو لاطینی لفظ Rivalis سے نکلا ہے، جس کے معنی دریا کے پانی پر ایک دوسرے کے مخالف یا حریف کے ہیں۔ اس تعریف سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ دریاؤں پر تسلط کی جنگ قدیم زمانے سے جاری ہے، کیونکہ دنیا کی تمام قدیم تہذیبیں دریاؤں ہی کے کنارے پروان چڑھی ہیں۔ موجودہ دور میں پاکستان اور بھارت کے درمیان انڈس، ایتھوپیا اور مصر کے درمیان نیل، ترکی اور شام کے درمیان فرات اور بوٹسوانا اور نمیبیا کے درمیان دریائے اوکاوانگو کے پانی پر تسلط کے تنازعات ہیں۔ امریکہ کی جامعہ ''اوریگن'' کی تحقیقی رپورٹ کے مطابق 1950ء سے اب تک 37 آبی تنازعات پر مختلف نوعیت کی جنگیں ہوچکی ہیں جن میں سے 32 مشرق وسطیٰ میں لڑی گئیں۔ ان میں سے 30 فوجی معرکے اسرائیل اور اس کے پڑوسی عرب ممالک کے درمیان ہوئے ہیں، جن کی وجہ نزاع دریائے اردن اور اس سے نکلنے والی نہریں تھیں۔

دوسری جانب ورلڈ بینک کے مطابق دنیا میں اس وقت 31 ممالک پانی کی قلت سے دوچار ہیں، جن کی تعداد 2025ء میں 48 تک جاپہنچے گی، جبکہ یہی تعداد 2050ء میں 55 ہوجائے گی۔ ورلڈ بینک کے ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ 2035ء میں تین بلین افراد ایسے ہوں گے جن کی صاف پانی تک رسائی نہیں ہوگی اور وہ مضرصحت پانی پینے پر مجبور ہوں گے۔ رپورٹ میں یہ امکان بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ چونکہ دنیا کے 90 فیصد ممالک میں میٹھے پانی کا نظام ایک دوسرے کے دریاؤں سے منسلک ہے، لہٰذا مستقبل قریب میں آبی تنازعات کی شدت عروج پر ہوگی۔ واضح رہے کہ ان تنازعات کی بنیادی وجہ دریاؤں کا رخ موڑنے اور آبی ذخائر پر بنائے گئے ڈیم ہوں گے۔ یہ اختلافات نہ صرف ممالک کے درمیان ہوں گے بلکہ بہت سے ممالک کے اندر شہروں کے مابین پانی کی تقسیم پر کھنچاؤ پیدا ہوگا۔ اس کے علاوہ ڈیموں کی تعمیر کے لئے حاصل کی گئی زمین سے متاثرہ افراد کی ناراضگیاں بھی تناؤ کا باعث بنیں گی۔ واضح رہے کہ دنیا میں اب تک تعمیر کئے گئے ڈیموں کے باعث تقریباً 80 ملین افراد نقل مکان یا دربدر ہونے پر مجبور ہوچکے ہیں۔

بیرون دنیا آبی ذخائر

کائنات میں زمین واحد سیارہ نہیں جس میں ٹھاٹھیں مارتے سمندر ہیں۔ زمین کے علاوہ کئی سیاروں کے چاندوں میں بھی مائع جات دریافت ہوئے ہیں۔ مثلاً سیارہ زحل کے چاند Enceladus پر برف اور پانی کی موجودگی ثابت ہوچکی ہے۔ وہاں گرم پانی کے فوارے بھی ہیں، جو 2,189 میل فی گھنٹے کی رفتار سے اچھل رہے ہیں۔ زحل کے ایک اور چاند Titan پر زمین کے مقابلے میں 29 گنا جبکہ سیارہ مشتری کے چاند یوروپا پر دگنے، دوسرے چاند Ganymede پر 36 گنا اور تیسرے چاند Callisto پر ایک سو کلومیٹر گہرائی میں زمین کی نسبت 27 گنا زائد پانی کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ حالیہ تحقیق سے زمین کے چاند پر بھی برف اور پانی کی موجودگی کے شواہد سامنے آئے ہیں، جس کی مقدار کا تخمینہ ناسا نے 6 سو ملین میٹرک ٹن پانی لگایا ہے۔ تاہم، ان تمام بیرون ارض مقامات پر موجود پانی یا مائع گیسوں کی ساخت اور ماہیت کے بارے میں مزید تحقیق جاری ہے۔

بوتل اور پانی

دنیا کے دس ممالک ایسے ہیں جہاں پانی کی کمیابی اور فراہمی کا بنیادی ڈھانچہ نہ ہونے کے باعث آبادی کا دس فیصد یا اس سے زیادہ حصہ فیکٹریوں میں پیک کیا ہوا پانی پینے پر مجبور ہے۔ یہ ممالک اور ان کے بوتلوں میں پیک پانی پینے والے افراد کا تناسب اس طرح ہے۔ ڈومیکن ری پبلک 67 فیصد، لاؤس 52 فیصد، تھائی لینڈ 45 فیصد، گوئٹے مالا 31 فیصد، گیانا 28 فیصد، ترکی 26 فیصد، یمن 25 فیصد، ہیٹی 15 فیصد اور البانیا اور گھانا کے 12 فیصد عوام بوتلوں میں مقید پانی پینے پر مجبور ہیں۔

گلوبل وارمنگ کے پانی پر مرتب اثرات

براعظم افریقہ سمیت دنیا کے اب باقی براعظم بھی پانی کی قلت کا شکار ہونے لگ گئے ہیں۔ جہاں بدلتے موسموں کی وجہ سے بارش میں کمی واقع ہوئی ہے وہاں دریا اور بڑے بڑے پانی کے ذخائر بھی ختم ہوتے نظر آرہے ہیں۔ مثلاً آسٹریلیا کے شمال مغربی علاقے Kimberley میں بہنے والا 132 کلومیٹر طویل King River مئی سے ستمبر تک صحرا کا منظر پیش کرتا ہے۔ کم بارشوں اور بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے باعث اس بل کھاتے دریا کا لگ بھگ 76 میل رقبہ بے آب و گیاہ میدان میں تبدیل ہوگیا ہے۔ چین میں واقع ایشیا کا ساتواں بڑا دریا ''می گانگ'' پچاس سال میں اپنی پست ترین سطح آب پر آگیا ہے۔ اسی طرح تبّتی سطح مرتفع بھی پانی کی قلت کے خدشے سے دوچار ہے۔ رقبے میں مغربی یورپ کے برابر اس سطح مرتفع پر صرف چین کے علاقے میں 37 ہزار آبی تودے ہیں۔ جو تازہ پانی کا تیسرا بڑا خزانہ ہے۔ اس کے باوجود پاکستان سے لے کر شمالی چین تک 3000 میل رقبہ پانی کی قلت کا شکار ہے۔ کیونکہ یہ ذخائر ایشیا کے دو بڑے دریاؤں گنگا اور سندھ کا منبع ہیں۔ اکثر چینی ماہرین کا خیال ہے کہ اگر تودوں کا پگھلاؤ اسی رفتار سے جاری رہا تو 2050ء تک تمام تودے نصف کے قریب سکڑ جائیں گے۔

(سنڈے ایکسپریس 25/اپریل 2010ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ دفتر منصوبہ بندی دعوت الی اللہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم نواب دین صاحب تہال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات مورخہ 7 جنوری 2011ء کو کینیڈا میں وفات پا گئے۔ مورخہ 9 جنوری کو مکرم لعل خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پڑھائی مورخہ 10 جنوری کو قطعہ موصیان پیس ولیج ٹورانٹو میں تدفین کے بعد دعا بھی امیر صاحب نے ہی کروائی۔ آپ تقریباً 15 سال سے کینیڈا میں اپنے بچوں کے پاس مقیم تھے عرصہ ایک سال سے مثانے میں کینسر کی وجہ سے بیمار تھے۔ آپ کی عمر 91 سال سے زائد تھی۔ آپ نماز باجماعت کے پابند اور باقاعدہ تہجد ادا کرنے والے تھے۔ نہایت سادہ طبع اور ہر ایک کے ساتھ پیار و محبت کے ساتھ پیش آنے والے اور خلافت کے ساتھ بے انتہا محبت کرنے والے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ مقیم کینیڈا پانچ بیٹے مکرم صابر حسین صاحب تہال، مکرم محمد رزاق صاحب تہال، مکرم مظہر احمد صاحب کینیڈا، مکرم مدثر احمد صاحب کینیڈا، خاکسار اور تین بیٹیاں مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عاشق حسین صاحب تہال، مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم محمد آصف صاحب تہال اور مکرمہ مقدس بیگم صاحبہ زوجہ مکرم فرید احمد صاحب کینیڈا 14 پوتے، 9 پوتیاں، 3 نواسے اور 3 نواسیاں اور 2 پڑنواسے یادگار چھوڑے ہیں ان میں سے 6 پوتے اور ایک پڑنواسہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم ملک معید اللہ صاحب ولد مکرم ملک حبیب اللہ صاحب وصیت نمبر 92807 نے مورخہ 19 دسمبر 2008ء کو لاہور سے وصیت کی تھی۔ بعد وصیت موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تکمیل ناظرہ قرآن

محترم اسماعیل مبارک احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ مظفرآباد آزاد کشمیر اطلاع دیتے ہیں۔

میرے چھوٹے بیٹے عزیزم ارسلان احمد سامی نے 6 سال کی عمر میں قرآن کریم کا ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچے کی والدہ محترمہ کو نصیب ہوئی۔ موصوف حضرت عبدالرحیم شرما صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نور قرآنی سے بھر دے اور اس کی برکات سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کامیابی

(مریم گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

مورخہ 24 دسمبر 2010ء کو وزیر اعلیٰ پنجاب کے زیر اہتمام ڈسٹرکٹ لیول پر اتھلیٹکس کے مقابلہ جات گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں منعقد ہوئے، جس میں 7 سکولز نے شمولیت اختیار کی۔ مریم گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ کی طالبات نے بھی ان مقابلہ جات میں حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجموعی طور پر ضلع بھر میں دوئم پوزیشن حاصل کی۔

تفصیل پوزیشنز درج ذیل ہے۔

درثمین طور نے 100 میٹر سادہ دوڑ میں دوئم، بشرۃ الصیام نے 800 میٹر سادہ دوڑ میں سوئم، درثمین طور، لبیبہ سعید، عائشہ مریم، کومل نایاب نے ریلے ریس 400 میٹر میں دوئم، حبۃ البصیر نے شاٹ پٹ تھرو میں دوئم اور عائشہ مریم نے لانگ جمپ میں سوئم پوزیشن حاصل کی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طالبات کو ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے اور جماعت کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

(پرنسپل مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر طاہر مسعود صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ طویل عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی ضلع اٹک تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری عطا محمد صاحب ٹیچر ریٹائرڈ آف گولیکی ضلع گجرات حال مقیم کھاریاں کینٹ 31 دسمبر 2010ء کو قضاء الٰہی سے رحلت کر گئے۔ یکم جنوری 2011ء کو نماز عصر پر بیت المبارک ربوہ میں نماز جنازہ کے بعد عام قبرستان میں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم پاک فطرت اور نہایت نیک مزاج شخصیت کے مالک تھے۔ ایک لمبا عرصہ حلقہ دارالذکر لاہور میں مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ آپ مکرم نذر محمد نذیر گولیکی صاحب مرحوم کے چھوٹے اور مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب سٹیشن ماسٹر ریٹائرڈ کے بڑے بھائی تھے۔ خاکسار کے علاوہ مرحوم کے لواحقین میں مکرم نعیم احمد صاحب قمر کھاریاں کینٹ مکرمہ سمیرا منصور صاحبہ نیویارک، مکرمہ ثمر شیریں صاحبہ مسی ساگا کینیڈا اور مکرمہ مریم احمد صاحبہ منہائیم جرمنی شامل ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

(بیوت الحمد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

بیوت الحمد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول کی طالبات نے تحصیل لیول پر ہونے والے اتھیلٹکس کے مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ ثمن ناصر کلاس ہفتم صفیہ گروپ نے 400 میٹر دوڑ میں دوسری صباء مظفر کلاس ہشتم نے 100 میٹر دوڑ میں تیسری جبکہ صباء مظفر کلاس ہشتم، شازیہ ناصر کلاس ہفتم، باریہ ناصر کلاس ہفتم، ندا رفیق کلاس نہم نے ریلے ریس میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ ان مقابلہ جات میں ثمن ناصر کلاس ہفتم سیکنڈ پوزیشن حاصل کر کے ڈسٹرکٹ لیول پر ہونے والے اتھلیکٹس کے مقابلہ جات کیلئے منتخب ہوئی اور 400 میٹر دوڑ میں ڈسٹرکٹ لیول پر سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔ ثمن ناصر کلاس ہفتم کو ڈسٹرکٹ لیول کی طرف سے انعام میں 310 روپے اور Sports Kit دی گئی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بیوت الحمد سکول اور تمام طلبہ کو ہمیشہ شاندار نمایاں اور اعزازی کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

(پرنسپل بیوت الحمد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مرزا نسیم احمد صاحب ابن مکرم مرزا امجد بیگ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مورخہ 9 جنوری 2011ء کو دل کا شدید اٹیک ہوا ہے فوری طور پر شیخ زاید ہسپتال میں داخل کروایا گیا اس وقت CCU میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا وقاص احمد صاحب ابن مکرم مرزا وقار بیگ صاحب وفاقی کالونی لاہور کو گزشتہ دس دن سے بخار ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی کمر میں شدید درد رہتا ہے۔ وزن بھی کم ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

مکرم احسان اللہ صاحب ولد مکرم تنویر احمد صاحب نے مورخہ یکم دسمبر 2004ء کو متعلم وقف جدید کی حیثیت سے 16/10 اقامۃ الظفر دارالصدر شمالی ہدیٰ سے وصیت کی تھی۔ ان کا جنوری 2007ء سے دفتر سے کوئی رابطہ نہ ہے۔ یہ خود یا ان کے عزیز رشتہ دار اعلان کو پڑھ کر دفتر وصیت سے فوری رابطہ کریں۔

مکرم نعیم احمد چوہان صاحب ابن مکرم محمد دین صاحب چوہان وصیت نمبر 63804 نے مورخہ یکم اپریل 2007ء کو کوارٹر نمبر 31 تحریک جدید ربوہ سے وصیت کی تھی۔ جس کے بعد سے موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وار اکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

شربت اطہراء
بچوں میں اٹھراء کے اثرات ختم کرنے کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

مکرمہ مبشرہ فردوس صاحبہ

اجتماعات لجنہ اماء اللہ سیرالیون

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ سیرالیون کو ریجنل لیول پر لجنہ و ناصرات کے اجتماعات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔اس سال 7 ریجنز میں اجتماعات کروائے گئے ۔یہ اجتماعات اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر لحاظ سے کامیاب رہے۔

ان اجتماعات میں علمی مقابلہ جات ہوئے اور بعض ریجنز میں ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ جن میں لجنہ وناصرات نے جوش وخروش سے حصہ لیا جس سے لجنہ و ناصرات میں ایک نئی بیداری پیدا ہوئی۔علمی مقابلہ جات کیلئے نصاب درج ذیل تھا۔تلاوت قرآن کریم کیلئے (آیۃ الکرسی) 5 احادیث ،5 دعائیں،حضرت مسیح موعود کے تین الہام (انگلش،اردو،عربی) 5 سورتیں۔نظم کیلئے اردو نظم (ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے)مقابلہ تقریر کیلئے بیت الذکر کے آداب اور اطاعت والدین کے عناوین تھے ۔اور سیرالیون میں چھپنے والی کتاب (Religious Knowledge) کے پہلے 42 صفحات تھے۔

ورزشی مقابلہ جات میں 3 Legg Race,Back race ,Sack race,Egg and spoon race شامل تھے۔دو ریجنز میں مارچ پاسٹ بھی کروایا گیا۔اجتماعات کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم کے ساتھ جبکہ اختتام دعا پر ہوتا رہا۔

مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی لجنہ و ناصرات میں انعامات تقسیم کئے جاتے رہے اور پروگرام کے اختتام پر شاملین کی کھانے سے بھی تواضع کی جاتی رہی۔

ریجنز کی لجنہ و ناصرات نے پہلی بار اس قسم کے پروگرامز منعقد ہونے پر خوشی کا اظہار کیا۔اور آئندہ اس قسم کے پروگراموں کو کامیاب کرنے کیلئے پہلے سے بہتر اور بھرپور طریقے سے تیاری کرنے کا عہد کیا۔جس سے ان کی خود بھی تربیت ہوگی اور آئندہ آنے والی نسل کیلئے بھی مفید ہوگی۔

تمام ریجنز میں اجتماعات کی حاضری درج ذیل رہی۔بعض علاقوں میں سواری کی سہولت میسر نہ ہونے کی وجہ سے شاملین اپنے اپنے ریجنز کی دور دور کی جماعتوں سے پیدل سفر کر کے بھی اجتماع میں شمولیت کیلئے ریجنز ہیڈ کوارٹر پہنچے تھے۔

لنگی ریجن کے اجتماع میں 8 جماعتوں کی نمائندگی ہوئی جبکہ کل حاضری 164 رہی۔مکینی ریجن میں کل حاضری 186 رہی اور 10 جماعتوں کی نمائندگی ہوئی۔ Mile 91 ریجن میں 15 جماعتوں کی نمائندگی کے ساتھ کل حاضری 182 رہی۔ Bo ریجن میں 18 جماعتوں کی نمائندگی اور حاضری 225۔روکوپور ریجن میں 23 جماعتوں کی نمائندگی تھی اور اس میں حاضری 635 تھی۔پورٹ لوکو ریجن میں کل حاضری 365 کے ساتھ 33 جماعتوں کی نمائندگی ہوئی جبکہ سیمبے ہوں ریجن کے اجتماع میں 32 جماعتوں کی نمائندگی ہوئی اور اس میں 402 لجنہ اماء اللہ شریک ہوئیں۔

آخر پر احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کیلئے ان اجتماعات کو مفید بنائے، انہیں اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری تمام مساعی میں برکت عطا فرمائے۔

خبریں

ریلوے کرایوں میں 30 فیصد تک اضافہ

وزارت خزانہ نے ریلوے کرایوں میں 10 سے 30 فیصد تک اضافے کی منظوری دیدی جبکہ ادارے سے 20 ہزار ملازمین کو نکالنے پر غور کیا جا رہا ہے۔خسارے میں چلنے والی مزید 39 ریل گاڑیاں بھی بند کردی جائیں گی۔

رینٹل پاور کمپنی کو ایڈوانس کی رقم واپس کرنے کا حکم

سپریم کورٹ نے معاہدے کے مطابق بجلی کی پیداوار شروع نہ کرنے والی ٹیکنو ساہیوال رینٹل پاور کمپنی کو حکومت سے ایڈوانس وصول کی گئی۔97 کروڑ روپے کی رقم فوری طور واپس کرنے کی ہدایت کی ہے۔

چائے، گھی اور کوکنگ آئل کی قیمتوں میں اضافہ

تمام تر حکومتی اقدام کے باوجود مہنگائی میں اضافے کا تسلسل جاری۔فی کلوگرام چائے کی پتی کی قیمتوں میں مزید 35 روپے کا اضافہ ہو گیا۔ اضافے کے بعد چائے کی پتی کی قیمت 440 سے بڑھ کر 475 روپے فی کلو گرام ہو گئی۔دوسری جانب گھی اور کوکنگ آئل بنانے والی کمپنیوں نے فی کلو گھی اور فی لیٹر کوکنگ آئل کی قیمت میں مزید 8 روپے کا اضافہ کردیا۔

کراچی میں ٹارگٹ کلنگ ، مزید 12 افراد ہلاک

کراچی میں ٹارگٹ کلنگ جاری ہے اور مختلف واقعات میں مزید 12/افراد ہلاک جبکہ اے این پی کا رہنما زخمی ہوگیا۔فائرنگ سے کئی علاقوں میں کشیدگی پھیل گئی ہے جس کے بعد قانون نافذ کرنے والے اداروں نے سرچ آپریشن شروع کردیا ہے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔جنوری	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	5:29

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

ضرورت لیڈی ہومیوڈاکٹر
محنتی، پروفیشنل، کلینک کا تجربہ رکھنے والی لیڈی ہومیوڈاکٹر اور میٹرک پاس لڑکوں کی ضرورت ہے۔
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
047-6214499,6213944

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔شفا خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

FD-10